بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

# روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۷ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۱۷ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۷۰

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶½ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۵ ماہ نبوت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بخار نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ رفیق احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو شدید بخار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah



# احرار جھوٹے بھی ہیں اور بزدل بھی!

احرار نے لاہور کے علاوہ گجرات جالندھر اور دہلی میں ۵ نومبر کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کرنے کے بعد امرتسر میں ۱۲ نومبر کو جو فتنہ پردازی کی۔ وہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سازش کا نتیجہ ہے۔ اور سازش بھی خفیہ نہیں بلکہ کھلم کھلا اور امیر شریعت احرار کے اس چیلنج کی تعمیل میں جو انہوں نے حکومت کو مخاطب کر کے دے رکھا ہے۔ اور کئی ایک اخبارات میں بحروف جلی شائع ہو چکا ہے۔ کہ "اب ہندوستان کے کسی حصے میں بھی مرزائیوں کو جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اب تو ہر مسلمان کو حق ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کے جلسہ کو روک دے"

لیکن احرار نے اپنے قول اور فعل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف کھلم کھلا جھوٹ بولنا معمول بات سمجھتے ہیں۔ بلکہ انتہا درجہ کے بزدل بھی ہیں۔ لاہور کا سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ انہوں نے محض اپنے امیر شریعت کے چیلنج کی لاج رکھنے اور حکومت پر یہ ظاہر کرنے کے لئے روکنا چاہا۔ کہ اگر ہمیں قادیان میں فتنہ وفساد پھیلانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تو ہم دوسرے مقامات پر حکومت کے انتظام کو درہم برہم کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ لیکن لاہور میں جب نتیجہ ان کی توقع کے خلاف نکلا اور ذمہ وار حکام نے اپنی اعلےٰ قابلیت اور فرض شناسی سے کام لیتے ہوئے انہیں امن شکنی کی اجازت نہ دی۔ بلکہ شرارت کرنے والوں میں سے کئی ایک کو گرفتار کر کے جیل میں بھیجدیا۔ تو پھر احرار نے ایک بہت بڑا جھوٹ تراش کر اس کی آڑ میں اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش شروع کر دی۔ چنانچہ اخبارات میں شور مچا دیا۔ کہ چونکہ احمدی مقررین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جن سے آپ کی ہتک ہوتی تھی۔ اور جو احرار کے لئے ناقابل برداشت تھے۔ اس لئے احرار نے صدائے احتجاج بلند کی۔ جس پر احمدیوں نے انہیں پیٹا۔ اور پولیس نے بلاوجہ گرفتار کر کے حوالات میں بھیجدیا۔ ادھر گورنمنٹ کو تاریں دیں۔ کہ بے گناہ اور معصوم احرار کو پولیس نے خواہ مخواہ گرفتار کر لیا ہے۔ حالانکہ احرار کا یہ سارا واویلا سراسر جھوٹا اور ان کی بزدلی کا نتیجہ تھا۔ اگر انہیں سچائی کا کچھ بھی پاس ہوتا۔ اور وہ جانتے کہ اسلام نے جھوٹ کی کس قدر مذمت کی ہے۔ تو وہ یہ صورت اختیار کرنے کی بجائے کھلم کھلا پبلک میں اور حکام کے سامنے اصل حقیقت پیش کر دیتے۔ اور صاف طور پر کہہ دیتے کہ چونکہ گورنمنٹ نے قادیان میں ہماری کانفرنس نہیں ہونے دی۔ اس لئے ہم نے بھی اپنے امیر شریعت کے اعلان کو عملی جامہ پہناتے ہوئے احمدیوں کے جلسہ کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے اب حکومت جو کچھ کر سکتی ہے کر لے ہم اس وقت تک اس طریق عمل سے باز نہ رہیں گے۔ جب تک قادیان میں احرار کانفرنس نہ ہو لے درنہ ہم اور ہمارے امیر شریعت جنہوں نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ "اب ہندوستان کے کسی حصے میں بھی مرزائیوں کو جلسہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔" دنیا کو مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔

یہی صورت امرتسر کے فتنہ پردازوں کو اختیار کرنی چاہیئے تھی۔ مگر باوجود اس کے بعض مقامی حکام نے ان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور ان کے امیر شریعت کے چیلنج کو امرتسر کی حد تک ہی درست قرار دے دیا۔ انہیں بھی سچ بولنے کی توفیق نہ ملی۔ اور انہوں نے لاہور کے احرار سے بھی بڑھ کر بزدلی دکھائی۔ اور خواہ مخواہ جھوٹ بولا۔ لاہور کے احرار کو تو عین موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور اب انہیں شائد عدالت میں بھی پیش ہونا پڑے گا۔ اس وجہ سے انہوں نے جھوٹ گھڑا۔ تاکہ اپنی جان بچا سکیں۔ لیکن امرتسر کے احرار کو تو کسی نے پوچھا تک نہیں تھا وہ حکام کی آنکھوں کے سامنے امن برباد کرتے اور دندناتے رہے۔ ان حالات میں بھی امرتسری احرار کو بزدلی نے سچ بولنے سے باز رکھا۔ اور انہوں نے بھی یہی جھوٹ گھڑ لیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے اور یہ الزام ایک معزز اور تعلیم یافتہ سکھ سردار صاحب پر لگایا گیا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اظہار عقیدت واخلاص کے لئے سٹیج پر کھڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کی تعریف وتوصیف کرنا چاہتے تھے

اگر لاہور اور امرتسر کے احرار جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنی فتنہ انگیزی اور امن شکنی کا اعتراف کر لیتے۔ تو گو وہ قانون کی نظر میں مجرم ثابت ہوتے۔ لیکن اپنے امیر شریعت کے وفادار اور جرأت کے ساتھ صحیح بات کا اقرار کرنے والے تو کہلا سکتے۔ لیکن اتنی جرأت اور دلیری کہاں سے لاتے۔ انہوں نے یہی بہتر سمجھا۔ کہ جھوٹ کی پناہ لیں۔

ذیل میں ہم لاہور کے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شریک ہونے والے مختلف مذاہب کے معززین کی ایک ایک شہادت اس بارہ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ احرار نے اس جلسہ میں فتنہ وفساد برپا کرنے کی جو وجہ بیان کی۔ اور جو یہ ہے۔ کہ احمدی مقررین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنے والے الفاظ استعمال کئے وہ بالکل غلط ہے۔ اور سراسر جھوٹ ہے۔ جو جلسہ سے بعد اعزاز و اکرام باہر نکل کر محض اسلئے گھڑا گیا۔ کہ قانون کی معمولی سی گرفت سے اپنے آپکو بچا سکیں۔

(۱) جناب راجہ گل نواز خان صاحب ۴۲ کوئنز روڈ لاہور

مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور اور پریذیڈنٹ جلسہ سیرت النبی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

مکرم جناب شیخ صاحب

وائی ایم سی اے ہال میں ۵ نومبر کو سیرت النبیؐ کے جلسہ میں جو افسوسناک واقعہ ہوا تھا اُس کے متعلق میں حسب ذیل بیان دے سکتا ہوں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو شائع بھی کر سکتے ہیں۔

مَیں وائی ایم سی۔ اے ہال میں ۵ نومبر بروز اتوار ٹھیک پونے بارہ بجے دن کے پہنچا۔ ہال سامعین سے بھر پور تھا۔ اور جناب سردار ہربنس سنگھ صاحب سٹیج پر کھڑے تقریر کر رہے تھے۔ جونہی کہ میں نے بیٹھنے کو ایک جگہ حاصل۔ ایک احراری اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے مقرر کے ساتھ جھگڑا نا شروع کر دیا مگر باوجود مقرر کی درخواست کے وہ نہ بیٹھا۔ میں اچھی طرح سمجھ نہ سکا کہ یہ احراری نمائندہ کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن آپ کے جواب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ شخص قادیان میں احراری کانفرنس کے نہ ہونے کے متعلق اعتراض کر رہا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ حکم امتناعی حکام ضلع کی طرف سے نافذ کیا گیا تھا۔ نہ کہ احمدیوں کی طرف سے اور نہ احمدیوں کی درخواست پر۔ اور آپ نے احرار کے اس الزام کے متعلق کھلا چیلنج دیا۔ آپ کے اس جواب کے دوران میں احراری کرسیوں کو اکٹھا کر کے کھڑے ہو گئے اور سامعین پر پھینکنا شروع کر دیں۔ میں دوسری طرف اُن کے نزدیک ہی تھا۔ کرسیاں زیادہ تر درمیانی راستے میں پڑیں اور سب نے اپنی اپنی جگہیں ہمیں بچانے کے لئے چھوڑ دیں۔ احمدی نوجوان جو میرے پاس بیٹھے تھے جواب دینے کے لئے جوش میں آئے لیکن آپ نے اُن کو اجازت نہ دی اس اثناء میں احراری ہال سے باہر جانے شروع ہو گئے اور جاتے ہوئے سیڑھیوں پر سے انہوں نے گملوں کو اٹھا کر ہال کے دروازوں کی طرف پھینکنا شروع کر دیا۔ جس سے دروازوں کے شیشوں وغیرہ کو نقصان پہنچا اتنے میں پولیس آ گئی۔ امن قائم ہو گیا کرسیوں کو دوبارہ ترتیب دی گئیں اور جلسہ پھر سے شروع ہوا۔ سردار ہربنس سنگھ صاحب نے تقریر کی اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے اپنا لیکچر پڑھا۔ [illegible] نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کیخلاف ان کی زبان سے یا کسی اور کی زبان سے جنہوں نے سٹیج پر تقریریں کیں۔ ایک لفظ تک نہیں سنا۔ اس کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ میری رائے میں احرار یا دوسر مسلمانوں کا یہ طریق اس قسم کے جلسے میں سوائے اس کے کہ ہتک آمیز ہو۔ اور کچھ نہیں تھا۔ جن کے لئے ہم سب کو جو جلسہ میں شریک ہوئے نہایت افسوس ہے۔

جناب لالہ امرناتھ صاحب چوپڑا ایڈووکیٹ لاہور جو جلسہ میں شریک تھے۔ انہوں نے اس موقع کے متعلق حسب ذیل تحریری بیان دیا۔

وائی ایم سی اے ہال میں ۵ نومبر کو بانیٔ اسلام کی سیرت کے متعلق جو جلسہ ہوا۔ اُس میں مَیں بھی بطور مقرر موجود تھا چونکہ اردو اخبارات میں جو رپورٹیں شائع ہوئی ہیں۔ وہ مبالغہ دینے والی اور صداقت سے دُور ہیں اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ بعض امور کی طرف پبلک کو توجہ دلاؤں۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ پروفیسر محمد اسلم صاحب نے کوئی ایسی بات کہی کہ نبوت کے درجہ سے ان دنوں کوئی انسان بانیٔ اسلام سے بڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے بمشکل اپنا مضمون پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ غوغا آرائی شروع ہو گئی۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً غلط ہے کہ صدر جلسہ شیخ بشیر احمد صاحب نے کسی ایسی بات کی تصدیق کی یا شیخ صاحب نے خود کہی اس قسم کی کوئی بات نہ پروفیسر صاحب نے کہی اور نہ صدر نے تصدیق کی۔ احرار کا وہ گروہ جس نے شور وشر کیا اور منتظمین پر برآوازے کسے۔ اس نے صرف یہ کہا کہ چونکہ احرار کو قادیان میں اپنی کانفرنس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس لئے وہ احمدی جلسہ لاہور میں منعقد نہیں ہونے دیں گے۔

تیسری شہادت جناب سردار ہربنس سنگھ صاحب دوآبیہ ایڈووکیٹ لاہور کی ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

میں جلسہ میں اُس وقت پہنچا جبکہ مسٹر امرناتھ صاحب چوپڑہ ایڈووکیٹ کی تقریر ہو رہی تھی اُن کے بعد ایک مولوی صاحب نے اُردو میں نظم سنائی اور پروفیسر محمد اسلم صاحب نے اپنا مضمون پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے چند تمہیدی الفاظ ہی کہے تھے۔ اور اُن میں قطعاً اس قسم کا کوئی لفظ یا مفہوم نہیں تھا۔ جس میں کسی شخص کو کوئی خاص درجہ حاصل کرنے کے متعلق کہا گیا ہو۔ اور بانیٔ اسلام کی ہتک کی گئی ہو۔ کہ قریباً ۲۰ آدمیوں نے جلسہ روکنے کے لئے شور وغوغا شروع کر دیا اس پر میں صدر صاحب کی اجازت سے سٹیج پر آیا۔ اور مخالف گروہ سے کہا کہ شور نہ کرے۔ کیونکہ جلسہ بانیٔ اسلام کی شان مبارک کے اظہار کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ مَیں نے اُنہیں یہ بھی کہا کہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں کہی گئی۔ لیکن اُس گروہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ جلسہ روکنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں احرار کی مجوزہ کانفرنس کا انعقاد روک دیا گیا ہے۔ یہی اور صرف یہی اُن کا اعتراض اس جلسے کو روکنے کے لئے تھا۔ اس کے علاوہ جو ریمارک پروفیسر صاحب کی طرف یا صدر صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہیں۔

یہ معزز غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ اصحاب کی شہادتیں ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ نہ صرف کوئی ایسا لفظ جلسہ سیرت میں کسی نے کہا نہیں۔ جسے احرار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا موجب قرار دے سکیں۔ بلکہ خود احرار نے بھی اس موقعہ پر اس قسم کا کوئی اعتراض جلسہ میں نہیں کیا اور جو الزام لگایا۔ وہ بعد میں گھر جا کر تجویز کیا۔ محض اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اور حکومت کی گرفت سے بچنے کے لئے بزدلی کے اظہار سے انہیں دریغ نہیں ہے۔

## جس بات کو کہے کہ کرونگا میں وہ ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

فرمایا۔ "ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ کام خدا تعالےٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم نے نہیں کرنا۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ جس بات کے کرنے کا خدا تعالےٰ ارادہ کرے۔ وہ ہو کر رہتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں وہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سو یہ ٹلنے والی بات نہیں۔ خدا تعالےٰ کا فیصلہ ہے جو آخر ہو کر رہے گا۔ ہماری غفلتیں اس فیصلہ کو روک نہیں سکتیں۔ ہاں اگر ہم کوشش کریں۔ تو ہمارے لئے یہ ایک ثواب کی بات ہوگی۔ اور ہم بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والے قرار پا جائیں گے۔"

آپ نے ۱۰ نومبر کا خطبہ جمعہ پڑھ لیا ہوگا۔ یا آپ ۱۷ نومبر کو جمعہ کے دن سن لینگے۔ جس میں آپ کے ذمہ قرآن کریم کے ایک زبان میں ترجمہ اور ایک زبان میں طبع۔ اور کسی ایک اسلامی کتاب کا ترجمہ اور ایک کتاب کے طبع کا خرچ آپ کے حلقہ نے ادا کرنا ہے۔ اس میں حصہ لینے کے واسطے آپ سب سے پہلے اپنا وعدہ اپنی توفیق اور مالی وسعت کے مطابق لکھوائیں۔ تا آپ کی جماعت کے دوسرے احباب بھی اپنے وعدے شاندار لکھوائیں۔ آپ یہ بھول نہ جائیں۔ کہ ترجمۃ القرآن کی دو فہرستیں آپ نے طیار کرنا ہیں۔ ایک مردوں کی جس میں مردوں اور لڑکوں کے وعدے ہوں۔ دوسری میں عورتوں اور لڑکیوں کے۔ اور یہ ہر دو فہرستیں فوراً حضرت اقدس کے حضور پیش کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ جس طرح دوسرے احباب نے تراجم قرآن کریم کے وعدے بذریعہ تار پیش کئے ہیں۔ آپ اپنی جماعت کی فہرستیں فوری تیار کر کے حضور کے پیش کریں۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کی جماعت ان وعدوں کے کام سے زیادہ سے زیادہ ۳۰ نومبر تک فارغ ہو جائے۔ آپ تراجم قرآن کریم کی مد کا جو روپیہ مرکز میں ارسال کریں۔ اس میں تحریک جدید کے چندہ کی طرح اسم وار تفصیل دیا کریں۔ مگر مردوں اور عورتوں کا چندہ الگ الگ لکھا جائے۔ جو لوگ فوجی ہیں۔ یا براہ راست اپنے چندے ارسال کرتے ہیں انہیں خطبہ پڑھنے کے بعد پہلا کام یہی کرنا چاہئے۔ کہ وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا وعدہ لکھ کر اسی وقت حوالہ ڈاک کر دیں۔ تمام وعدے براہ راست حضرت کے حضور پیش کئے جائیں۔ یا اس... دفتر میں پیش کرنے کے لئے ارسال فرمائیں۔ [illegible] سیکرٹری تحریک جدید۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# مولوی کرم دین ساکن بھیں کی عبرتناک حالت

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ جس نے بھی اس کے پیارد ل کی توہین کی۔ اس کو دنیا میں عبرتناک سزا ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کے لئے بھی جو کھڑا ہوا، خدا تعالیٰ نے اس کو عبرتناک سزا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین میں سے ایک مولوی کرم الدین ساکن بھیں ضلع جہلم بھی ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جہلم اور گورداسپور میں مقدمات دائر کئے تھے۔ خدا کے مامور کے مقابلہ میں جس طرح وہ ناکام ہوا ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں کچھ اور بھی دکھانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا خاص نشان ٹھہرے۔ چنانچہ ذیل کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ثابت کر رہے ہیں۔

(۱) چودھری کھیم چند آئی۔ سی۔ ایس جو کہ مظفر گڑھ پنجاب کے رہنے والے تھے تحصیل چکوال ضلع جہلم میں ایس۔ ڈی۔ او کے عہدہ پر فائز تھے۔ ۶-۷ جولائی ۱۹۴۱ء کی درمیانی رات کو بمقام ڈومن تحصیل چکوال وہ ڈاک بنگلہ میں قتل کئے گئے۔ ان کے قاتل دو تھے ایک عبدالعزیز ولد حیات محمد آف چکوال اور دوسرا قاتل مولوی منظور حسین بی۔ اے ابن مولوی کرم الدین بھیں ہر دو قاتل وقوعہ کے بعد غیر علاقہ میں فرار ہو گئے اور وہاں پناہ لی۔ تقریباً ایک سال بعد بنوں میں پولیس سے مٹھ بھیڑ ہونے پر منظور حسین ابن مولوی کرم الدین تو قتل ہوا۔ اور دوسرا ملزم عبدالعزیز گرفتار کر لیا گیا۔ اور عدالت کے فیصلہ کے مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو لاہور میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ جیسا کہ اخبار "پربھات" نے لکھا۔

"مسٹر چودھری۔ آئی سی۔ ایس۔ ایس ڈی او چکوال ۶-۷ جولائی کی درمیانی رات کو ڈومن تحصیل چکوال میں قتل ہوا۔ اس کے قاتل عبدالعزیز ولد حیات محمد اور منظور حسین ولد کرم دین بھیں تھے۔ ہر دو قاتل غیر علاقہ میں ملے گئے۔ تقریباً ایک سال بعد بنوں میں پولیس سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ منظور حسین اس لڑائی میں مارا گیا۔ اور عبدالعزیز گرفتار ہو گیا۔ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء کو جہلم میں مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ عبدالعزیز کو پھانسی کی سزا ہوئی"۔

(اخبار پربھات لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء)

(۲) چودھری کھیم چند کے قتل کے مقدمہ میں مولوی کرم دین صاحب کے گھر کی عورتیں جو کہ گھر کی چوکھٹ سے باہر قدم رکھنا گناہ عظیم سمجھتی تھیں۔ دوران مقدمہ میں پولیس نے کئی دفعہ ان کو ڈومن بلایا۔ اور کئی کئی دن وہاں حاضر رکھا۔

(۳) کرم الدین بھیں کو اس مقدمہ کے سلسلہ میں ۲۱ جولائی ۱۹۴۱ء کو ڈھاب کلاں تحصیل چکوال میں پولیس نے گرفتار کیا۔ اور قاتلوں کے فرار ہو جانے پر ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء کو ان کی جائداد ضبط کی گئی تاکہ وہ قاتلوں کا سراغ لگا کر عدالت میں حاضر کریں۔ اس کے علاوہ شہر بہ شہر پولیس نے ان کو پھرایا۔ تاکہ وہ قاتلوں کا کھوج لگا کر انہیں گرفتار کرائیں۔

(۴) مولوی کرم دین نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے ایک لڑکا ہے۔ جو فوجی پنشنر ہے۔ مولوی کرم دین کی اس کے ساتھ نہیں بنتی۔ دوسری بیوی سے دو بڑے لڑکے (۱) منظور حسین بی۔ اے (۲) مولوی منظر حسین تھے۔ منظور حسین بی۔ اے بنوں میں پولیس کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اور منظر حسین پر بھی قتل کا مقدمہ چکوال میں چلتا رہا۔ اس نے بھیں میں کسی شخص کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ مقدمہ کے فیصلہ پر اسکو عبور دریائے شور یعنی عمر قید کی سزا ملی۔ اس طرح مولوی کرم الدین صاحب کے یہ دونوں فرزند ختم ہوئے۔

(۵) کوئی وقت تھا مولوی کرم دین کو تحصیل چکوال میں بڑی شہرت حاصل تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے غیر احمدیوں میں اس کا بڑا اثر تھا۔ چکوال میں ہر سال اسلامیہ ہائی سکول کا جلسہ سالانہ ماہ جولائی میں ہوتا ہے۔ اس کی ظاہری غرض تو سکول کے لئے چندہ جمع کرنا ہوتی تھی۔ مگر دراصل احمدیوں کے خلاف جلسہ ہوتا تھا۔ اور اس میں احمدیت کے خلاف زہر اگلا جاتا تھا۔ اور بائیکاٹ وغیرہ کے فتوے صادر کئے جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چکوال کے احمدیوں پر جو مظالم غیر احمدیوں کی طرف سے کئے گئے۔ ان میں مولوی کرم دین کا خاص طور پر حصہ تھا۔ اس کے فتوے سے احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ ان کا پانی بند کیا گیا۔ میلا اٹھانے والوں نے گھر کا میلا اٹھانے سے انکار کر دیا۔ وہ وقت جماعت احمدیہ چکوال پر ایک امتحان کا وقت تھا۔ مولوی کرم دین کا یہ فتوے تھا۔ کہ احمدیوں کے بدن سے بدن لگ جانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ان کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز حرام ہے۔ ان کو سلام کہنا دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عوام کو ایسے فتوے سنا کر مولوی کرم دین بھڑکایا کرتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو امتحان میں کامیاب کیا۔ ان دنوں ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ مولوی نور محمد صاحب احمدی مرحوم جو احمدیت کے عاشق تھے۔ اور جن کی کوشش سے چکوال میں جماعت قائم ہوئی۔ انکے ساتھ مولوی کرم دین بھیں کے تعلقات تھے جب کبھی چکوال آتا۔ تو ان کے ہاں آجایا کرتا۔ ایک دفعہ جبکہ وہ یہ فتوے دے کر آیا تھا۔ کہ احمدیوں کے گھر کا کھانا حرام ہے۔ اسی دن مولوی نور محمد صاحب احمدی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ کہ ایک غیر احمدی دوست خواجہ غلام نبی کرہالوی نے اس کو موقعہ پر دیکھ کر کہا ادھر ہم کو یہ فتوے سناتے ہو۔ کہ احمدیوں کے گھر کا کھانا حرام ہے۔ اور ادھر خود احمدی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہو۔ مگر اس کا جواب اُنہوں نے سوائے اس کے اور کچھ نہ دیا۔ کہ ہم مولوی ہیں۔ ہم پر یہ فتوے عائد نہیں ہوتا۔ یہ فتوے تو تم جیسے جاہل لوگوں کے لئے ہے۔ جن پر احمدیت کا اثر ہو سکتا ہے۔ ہم پر احمدیت کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟

کاش مولوی کرم دین اب بھی جبکہ وہ اپنے پاؤں قبر میں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ سوچیں کہ آخر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر کے کیا حاصل کیا؟

عبرت —— عبرت —— عبرت

خواجہ محمد شفیع احمدی چکوالی از کلکتہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ سات حکمت کی باتیں

محمد مصطفیٰ کی شان دُنیا سے زالی ہے ۔۔۔ نبوت کی ولایت کا وہ خاتم اور والی ہے
ابوذر کی روایت ہے، رسول پاک نے مجھ کو ۔۔۔ یہ باتیں سات حکمت کی بتائیں دوستو سُن لو
غریبوں سے محبت اور انکو پاس بٹھلاؤں ۔۔۔ بڑھاؤں ان کی ہمت۔ ہر طرح امداد پہنچاؤں
ہمیشہ اپنے سے خوش حال لوگوں کو نہ دیکھوں میں ۔۔۔ نہ انکی فارغ البالی پہ پیچ و تاب کھاؤں میں
خلاف اسکے میں دیکھوں بیکسوں کا حال عبرت سے ۔۔۔ بجا لا کر خدا کا شکر۔ خوش ہوں اسکی رحمت سے
قرابت داروں سے اُنس و محبت فرض جانوں میں ۔۔۔ بنی آدم کو اپنا بھائی اپنا جزو مانوں میں
جو مجھ سے دشمنی کرتا ہو اس سے پیار ہو میرا ۔۔۔ کہ نادم ہو کے اک دن صدق دل سے یار ہو میرا
ضرورت پر نہ مانگوں میں کسی سے چیز کوئی بھی ۔۔۔ کہ یہ عادت بُری ہے۔ کام لاؤں اپنی ہمت ہی
صداقت پر رہوں قائم جو بولوں میں تو سچ بولوں ۔۔۔ مگر اس کا نہیں مطلب کہ پردے راز کے کھولوں
بڑی اخلاقی جرأت ہو۔ نہ دل میں خوف باطل ہو ۔۔۔ ہمیشہ کارساز اپنا میں سمجھوں اپنے مولیٰ کو
امیدیں ساری وابستہ ہوں پیدا کرنیوالے سے ۔۔۔ کہ خوش ہوتا ہے اپنی ذات ہی سے ڈرنے والے سے
بدی سے رکنے کی نیکی کے کرنے کی جو طاقت ہے[۱] ۔۔۔ طلب اللہ سے کرتا رہوں۔ اسمیں سعادت ہے

دُعا کرتا ہوں آخر میں کہ حق کا بول بالا ہو
عمل اکمل بھی ان باتوں پہ یارب کرنیوالا ہو

اکمل عفا اللہ عنہ

[۱] لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد۔

# جماعت احمدیہ امرتسر کے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں احرار کی شرمناک فسادانگیزی

اور

## حکام کی فرض ناشناسی

امسال سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زیر اہتمام تمام ہندوستان میں ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ ہائے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کئے گئے۔ جماعت احمدیہ امرتسر اپنے ایسے جلسے گول باغ میں ۱۹۲۷ء سے ہر سال منعقد کرتی ہے لیکن تاریخ مذکورہ پر چونکہ اہلحدیث کی کانفرنس اسی جگہ ہو رہی تھی اس لئے امن پسندی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمارا جلسہ پانچ کی بجائے بارہ نومبر کو منعقد ہو۔ جماعت احرار اپنی بدکرداریوں اور فساد انگیزیوں کے باعث سارے ہندوستان میں رسوا ہو چکی ہے۔ ماہ اکتوبر میں انہوں نے قادیان میں اپنی تبلیغی کانفرنس محض قادیان اور مضافات کے امن کو برباد کرنے کے لئے منعقد کرنے کا اعلان کیا تو ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے انہیں روک دیا۔ اسکی آڑ لیکر مولوی عطاء اللہ صاحب نے لاہور کے ایک پبلک جلسہ میں عام اعلان کر دیا کہ اس کے بعد جماعت احمدیہ کا کوئی جلسہ ہندوستان میں کسی جگہ بھی نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور اپنے ہم خیالوں کے لئے اسنے یہ ناپاک بہانہ بھی ایجاد کر دیا کہ احمدی نعوذ باللہ من ذالک سید دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

اس خطرہ کے پیش نظر کہ مبادا احراری ہمارے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کریں۔ جماعت احمدیہ امرتسر کے کارکنوں نے تحریری طور پر قبل از وقت ملک لطف خان صاحب سٹی انسپکٹر پولیس کو اطلاع دی کہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ اور چونکہ فساد کا اندیشہ ہے اس لئے قیام امن کا انتظام کیا جائے۔ سٹی انسپکٹر صاحب نے بتایا کہ وہ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے مشورہ کر کے اس کے متعلق اپنا فیصلہ بتائینگے دو دن متواتر دوڑ دھوپ کرنے کے بعد سٹی انسپکٹر صاحب نے بتایا کہ پولیس اور انتظامی افسران کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ جلسہ کرنے کی اجازت ہے اور کہ وہ پوری امداد کریں گے اور قیام امن کی تمام ذمہ واری اپنے پر لیتے ہیں۔ اسی امر کا یقین امیر جماعت احمدیہ امرتسر کو ڈی۔ ایس۔ پی صاحب (سی۔ آئی۔ ڈی) نے دلایا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا۔ کہ اگر کوئی نقص امن کی ذرا بھی کوشش کرے گا تو اس کے خلاف شدید کارروائی کی جائے گی۔ پولیس نے یہ بھی یقین دلایا کہ یہی فیصلہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور دیگر انتظامی افسران کا ہے۔ پولیس جب تک کہ مجرمانہ غفلت شعاری کا الزام اپنے پر لینے کو تیار نہ ہو دیانت داری سے نہیں کہہ سکتی کہ اسے احرار کی امن شکن تیاریوں اور ان کے اقدامات کا علم نہ تھا۔ احرار کے لیڈر مولوی عطاء اللہ صاحب۔ مولوی بہار الحق صاحب قاسمی۔ سید عبدالغفار صاحب غزنوی۔ مولوی ہمدانی مستری عبدالکریم وغیرہ ہمارے جلسے سے کئی دن پہلے مسجد خیر الدین اور چوک فرید میں نہایت اشتعال انگیز تقاریر ہمارے خلاف کر رہے تھے۔ غرض احرار کی لمحہ لمحہ کی حرکات اور ان کی کوششوں کا علم انہیں ہو رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود پولیس نے پوری طرح یہی یقین دلایا۔ کہ وہ امن کو بحال رکھنے میں ہر طرح کامیاب ہو گی۔ آزاد اظہار خیال و تقریر کا ابتدائی انسانی حق احمدیوں کو بھی حاصل رہیگا اور احمدی اپنا یہ حق آزادی سے استعمال کر سکیں گے۔

پولیس نے اپنے اس یقین کو عملی جامہ اس طرح بھی پہنایا کہ جو احمدی دوست جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے پولیس نے ان کے ہاتھوں کی معمولی چھڑیاں تک لے لیں۔ اور احمدیوں نے پولیس پر اعتماد کرتے ہوئے دیدیں۔ یہ سب سامان پولیس کی تحویل میں آخر دم تک رہا۔

تین بجے جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اور جس کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پڑھی گئی۔ اس کے بعد سردار رام سنگھ صاحب ایم۔ اے پروفیسر خالصہ کالج امرتسر نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد بیان کرنے کے لئے جب تقریر شروع کی تو احرار نے یہ براز عقل و انصاف مطالبہ پیش کیا۔ کہ سردار صاحب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں کہتے۔ احرار کو کذب بیانی سے قطعاً کوئی پرہیز نہیں لیکن اللہ تعالےٰ اور سینکڑوں انسانوں کا مجمع اس پر گواہ ہے کہ اس کے سوا احرار کو کوئی بہانہ اور ہاتھ نہ آیا۔ حالانکہ سردار صاحب نہایت محبت سے حضور کا نام "حضرت محمد صاحب" کہہ کر لے رہے تھے اور یہی شریف غیر مسلموں کا طریق ہے۔ اگر یہ نعوذ باللہ توہین ہے تو اس کا ارتکاب ایک جگہ نہیں لاکھوں کروڑوں اربوں کتابوں حتیٰ کہ سکولوں کی درسی ابتدائی تاریخ کی کتابوں میں بھی کیا گیا ہے۔ معلوم نہیں احرار کے تاریک دل کس بناء پر خدا سے نجات کی امید رکھتے ہیں۔ جبکہ انہیں ہر لمحہ اور ہر آن جھوٹ تراشنے کے سوا کوئی اور کام ہی نہیں۔ احرار نے جو سینکڑوں کی تعداد میں وہاں موجود تھے۔ معزز غیر مسلم لیکچرار صاحب کے خلاف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوتے سخت بدزبانی شروع کر دی۔ نیز بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کو نہایت فحش گالیاں دیتے ہوئے آگے بڑھے۔ اس وقت پولیس کی زبردست جمعیت جلسہ میں اپنے افسروں سمیت موجود تھی اور احرار کے اس ہلڑ مچانے والے گروہ پر قابو پا لینا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ چنانچہ سردار گیان سنگھ صاحب سب انسپکٹر نے پہلے تو انہیں نہایت نرمی سے سمجھایا لیکن جب وہ اپنی ان حرکات سے جو احرار کے لئے وقف ہیں باز نہ آئے تو سردار صاحب مذکور نے معمولی طاقت کے استعمال سے انہیں منتشر کر کے حالات پر قابو پا لیا۔ اور سردار رام سنگھ صاحب نے پھر تقریر شروع کر دی۔ اسی عرصہ میں لطف خان صاحب سٹی انسپکٹر پولیس اور میاں اصغر علی صاحب ڈیوٹی مجسٹریٹ موقعہ پر آ گئے۔ اور قیام امن کا چارج لے لیا۔ اس وقت پولیس گویا ایک پرلطف تماشا کی تماشائی بن کر رہ گئی۔

ایک گروہ نے احمدیوں کے نہتے مجمع پر شامیانوں کے پول اکھاڑ کر حملہ کر دیا۔ اور کئی اطراف سے خشت باری شروع کر دی۔ پولیس نے اس گروہ کے ایک شخص کو بظاہر گرفتار کر لیا۔ لیکن اسے ہتھکڑی لگا کر جلسے کے سامنے کھڑا کر دیا تا وہ دل کھول کر نہایت گندی گالیوں سے احمدیوں کے لئے سامان اذیت بہم پہنچائے۔ احراری چاروں طرف سے احمدیوں کے اس مختصر سے مجمع پر حملہ آور ہوئے خشت باری کی جس سے بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔ شامیانے کے پول اکھاڑ دیئے قناتیں پھاڑ کر لے گئے اور انکے ڈنڈے نکال کر ہاتھ میں لے لئے لیکن پولیس کے ہاتھ قطعاً مفلوج رہے۔ احمدیوں کی طرف سے توجہ دلانے پر سٹی انسپکٹر پولیس اور دیگر افسران یہی کہتے رہے کہ وہ مزید پولیس کی امداد اور افسران انتظامی کے انتظار میں وقت حاصل کر رہے ہیں۔ مگر اس وقت احرار نے فساد انگیزی اور امن شکنی کی ہر حرکت کو اپنے لئے جائز سمجھ لیا۔ قریباً ایک گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخری وقت میں جب اے۔ ڈی ایم صاحب چوہدری مشتاق احمد صاحب چیمہ ایس ایس پی صاحب موقعہ پر تشریف لائے تو بجائے فسادیوں پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے اپنے حکم سے احمدیوں کا جلسہ بند کر دیا۔

ہمارے کہنے کی کوئی بات نہیں۔ ہر صاحب فہم و عقل ان حالات سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دینے کے بعد ہر طرح کی طاقت کے ہوتے ہوئے چند سو احرار کے غیر ذمہ دار مجمع کو کس طرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کا موقع مل گیا۔ کیا ملک میں امن کے بحال رکھنے کے یہی ڈھنگ ہیں؟ کیا احرار کی ہوس فساد انگیزی اسی پر بس کر دیگی؟ (عطاء اللہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah



اسبوع التعلیم

## تعلیم

بزم حسن بیان ۔ مجالس قادیان کا تقریری مقابلہ ۔ ۱۶ نبوت ۲۳ھش بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں
تحریری مقابلہ ۔ انصار سلطان القلم ۔ امن عالم کا واحد ذریعہ احمدیت ہے ۔ یکم فتح ۲۳ھش
ہفتہ تعلیم و تلقین ۔ پیشگوئی اسمہ احمد ۔ ۲۔تا ۸ فتح ۲۳ھش
سال ہفتم کا آخری امتحان ۔ سیر روحانی ۔ ۱۰ فتح ۲۳ھش

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# کراچی میں سیرۃ النبیؐ کا شاندار جلسہ

## مختلف مذاہب کے معززین کا اخراجِ عقیدت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور

کراچی میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ۵ نومبر کو نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ ہال سامعین سے اپنی وسعت کے مطابق بھرا ہوا تھا۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ کراچی کے سابق میئر سہراب کے۔ ایچ کٹرک جلسہ کے صدر تھے جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ جو مولوی نورالحق صاحب مجاہد تحریک جدید نے کی۔ ماسٹر امین الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت خوش الحانی سے پڑھی صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا میں جماعت احمدیہ کی اس قسم کی کوششوں کو جو وہ مختلف اقوام کے اتحاد کے لئے ہر سال کرتی ہے۔ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اس قدر بڑی تعداد میں اس جلسہ میں شمولیت کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے۔ آج کے جلسہ میں ایسے قابل لیکچرار موجود ہیں جو عرب کے اس عظیم الشان نبیؐ کی زندگی پر روشنی ڈالیں گے۔ جس نے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا۔ اس کے بعد مسٹر یوچ بی اے بی۔ ٹی پریزیڈنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی نے انگریزی زبان میں نہایت عالمانہ تقریر کی۔ جس میں فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ایسی سادہ تھی کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ آپ کا وجود بجائے خود آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ آپ کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جبکہ عربوں کی حالت ایک مصلح اعظم کی خواستگار تھی۔ عرب کے لوگ بے شمار ٹولیوں میں منقسم تھے اور ان میں خانہ جنگیاں عام تھیں۔ آپ نے نہ صرف ان کی خانہ جنگیوں کو مٹایا بلکہ ان کو اتحاد کی رسی میں پرو کر متحد کر دیا۔ آپؐ اپنی قوم کی ذلیل حالی دیکھ کر ایک عرصہ تک غار میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوا۔ اور آپ کو اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ اللہ کی وحدانیت کو پھیلانا آپ کا مقصد وحید تھا۔ آپ کی تعلیم یہ تھی کہ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دو۔ غریب و امیر۔ آقا و غلام میں مساوات پیدا کرنا اور عدل و انصاف دنیا میں قائم کرنا۔ آپ کے بڑے اصولوں میں سے تھے۔ آپ دنیا کے بہت بڑے سوشل ریفارمر بھی تھے۔ آپ نے ہی عورتوں کے حقوق عملی طور پر قائم کئے۔ اور زکوٰۃ کا طریق رائج کر کے غریبوں کی مشکل کشائی کی۔ میں جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس عظیم الشان نبیؐ کی زندگی پر بولنے کا موقعہ عطا کیا۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے غلامی کی نجات کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں غلاموں کو آزاد کرایا۔ اور مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ غلامی کو دنیا سے مٹائیں۔ آپ کے بعد پروفیسر ایل ایچ اجوانی ایم اے نے تقریر کی آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے جلسے آجکل اس لئے ضروری ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکیں۔ اور اس تعصب کو جو اسلام اور بانی اسلام کے متعلق ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اسکو دور کر سکیں۔ اسلام کی تعلیم بری نہیں۔ لیکن اسکے ماننے والے اس زمانہ میں اپنے عمل سے اسے برا کر کے پیش کر رہے ہیں۔ اسلام اپنے اندر مقناطیسی طاقت رکھتا ہے۔ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی حیات انسانی کے ہر شعبہ میں سے گزری ہے آپ ایک تاجر بھی تھے۔ ایک مدبر بھی تھے۔ ایک جرنیل بھی تھے ایک منصف بھی تھے مذہبی بھی تھے۔ بادشاہ بھی تھے۔ الغرض حیات انسانی کے ہر شعبہ میں آپ بنی آدم کے لئے نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انسانی وحدت آپ کے دو بڑے اصول تھے۔ اور جب اسلام دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک حیرت انگیز طور پر پھیل گیا۔ اسلام کے متعلق میں ایک زمانہ تک اس غلطی پر قائم تھا کہ زور شمشیر پھیلا ہے۔ اب مجھے اپنی اس غلطی پر ہنسی آتی ہے۔ اب میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں جو اس غلط نظریہ پر قائم ہیں۔ کہ اسلام جب اپنے ابتدائی دور میں مکہ میں پھیلا تھا اس وقت کتنے آدمیوں نے تلوار چلائی؟ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انبیاء سابقہ کی تعلیموں کو مٹانے کے لئے نہیں آئے تھے۔ بلکہ آپ نے اپنے پہلے انبیاء کی تصدیق کی۔ اور اپنے ماننے والوں سے تصدیق کرائی۔ خواہ وہ انبیاء کسی ملک میں آئے ہوں۔ آپ نبیوں کے سردار تھے۔ اور پہلے انبیاء کی تعلیموں کی تکمیل کے لئے آئے تھے نہ کہ ان کی تعلیموں کو مٹانے کے لئے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے۔ جب ہندو سکھ کرسچین پارسی وغیرہ بھی میری ان باتوں کی تصدیق کرینگے میں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو دیکھ کر حیران ہوتا ہوں اور تعجب کرتا ہوں کہ کس طرح ایک سچا مسلم قتل جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ کیونکہ مسلم کے معنی ہیں۔ دوسروں کو سلامتی دینا اور صلح و آشتی کے ساتھ رہنا۔ اگرچہ اسلام عدم تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور موقعہ محل پر اپنی مدافعت کی اجازت دیتا ہے۔ اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے جنگ کی بھی اجازت دیتا ہے۔ مگر یہ کوئی قابل اعتراض تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ میرے نزدیک یہ تعلیم انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ مولوی نورالحق صاحب مجاہد تحریک جدید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے احسان کے پہلو پر تقریر کی۔ سامعین نے نہایت توجہ سے سنا۔ آپ کے بعد پرنسپل ایم۔ بی بوٹانی ایم۔ اے سابق پرنسپل سندھ کالج نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا اسلام کی تعلیم نہایت سادہ ہے۔ ایک شخص صرف خلوص کے ساتھ اگر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے تو وہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے لیکن معنی اور مطالب کے لحاظ سے یہ کلمہ اپنے اندر بہت بڑی خوبی رکھتا ہے انسان کے لئے روحانی طور پر ارتقائی منازل طے کرنے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کیلئے اس سے زیادہ موزوں کلمہ ممکن نہیں۔ اس کلمہ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی علو مرتبت اور افضل نبی ہونے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ عبادت الٰہی کے لئے جو طریقہ آپ نے اپنے ماننے والوں کو بتایا وہ انسان کے تمام اعضاء پر حاوی ہے۔ اور وہ انسان کی طبعی و روحانی حالت کو ظاہر کرتا ہے نماز میں انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اپنے خالق کے حضور سربسجدہ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر عبادت کا طریق دنیا کے اور کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ آپ کے بعد سردار رام سورت سنگھ صاحب اور سردار الشیر سنگھ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ مؤخر الذکر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر آپ نہ آتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر نہ ہوتی۔ نیز فرمایا آپ کے طفیل ہندوستان میں اس قسم کے جلسے ہو رہے ہیں اور آپ کی تعلیم کے ذریعہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں اتحاد پیدا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ میں امام جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ باوجود شدید مخالفت کے اسلام کی اصل تعلیم کو جو وہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے متعلق دیتا ہے۔ دنیا کے سامنے وہ پیش کر رہے ہیں۔ بعد ازاں خاکسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی آدم کے لئے کامل نمونہ ہونے کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں جناب صدر نے وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے منتظمین جلسہ مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ کی کامیابی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ شام کے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک سامعین ہمہ تن گوش ہو کر نہایت اطمینان کے ساتھ تقریریں سنتے رہے

خاکسار:۔ محمد نواز سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

# احرار کی انسانیت سے گری ہوئی حرکات

امرتسر کے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقدہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۲ء میں شریک ہونے والے بعض احمدیوں کے پاس جو چھڑیاں تھیں وہ پولیس نے اس وعدہ پر کہ وہ نقص امن کی ہر طرح ذمہ دار ہے۔ اور کوئی نقصان مخالفین کے ہاتھ سے احمدیوں کو نہیں ہونے دیگی اپنی تحویل میں کر لی تھیں۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ امرتسر نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سوٹیاں لیکر پولیس کے حوالے کر دوں اور جلسہ کے اختتام پر پولیس سے واپس لے لوں۔ قطع نظر اس کے کہ پولیس نے اپنے وعدہ اور فرض کو کس طرح نباہا۔ اور اگر احرار کو ہمیں نہتے دیکھ کر زیادہ دلیری نہ ہو جاتی تو جو شرارتیں وہ کر گئے ہرگز نہ کر سکتے میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ احرار کس قدر انسانیت سے بھی گر چکے ہیں۔ تمام احمدیوں کے گول باغ سے چلے آنے کے بعد میں اور حافظ عبدالواحد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی سوٹیاں واپس لینے کے لئے ٹھہر گئے۔ میرے سوٹیوں کے مطالبہ کرنے پر پہلے تو پولیس نے کہا کہ آج نہیں کل دینگے۔ لیکن جب میں نے بار بار کہا کہ یہ سوٹیاں اکثر باہر کے لوگوں کی ہیں اور وہ شام تک واپس چلے جائیں گے کوتوال صاحب نے اجازت دے دی کہ سوٹیاں ایک تانگہ میں رکھوا کر چار پولیس مین ہمراہ قیام گاہ تک پہنچا آئیں احمدی تو گول باغ سے چلے آئے تھے لیکن احرار کا مجمع وہاں موجود تھا جب میں سوٹیوں کی واپسی کے تردد میں مشغول تھا۔ تو میرے ساتھی حافظ عبدالواحد صاحب جو گیٹ کے باہر کھڑے تھے۔ اسلئے کہ نماز کا وقت ہو گیا تھا وہیں ایک طرف نماز پڑھنی شروع کر دی احرار نے ان کے گرد حلقہ بنا لیا۔ بہت شور کرنا اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ روڑے اور کنکر بھی ان پر پھینکے۔ ان کی ٹوپی جو انہوں نے اپنے آگے رکھی ہوئی تھی۔ اٹھالی۔ ایک کتا ٹانگ سے پکڑ کر کھینچتا چلا تا ان پر دے مارا۔ اور جب وہ سجدے میں گئے تو پیچھے سے ان کی ٹانگیں اوپر کو اٹھالیں۔ کچھ سپاہی یہ تماشا دیکھ کر ہنس رہے تھے اور

# تعلیم الاسلام کالج کے چندہ کی فہرست

سابقہ فہرست کے لئے ملاحظہ ہو الفضل مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۴ء۔ اس فہرست میں بجز ایک آدھ خاص کیس کے بیس روپے یا اس سے زائد کے وعدے درج کئے گئے ہیں۔ باقی چھوٹی رقموں کی میزان آخر میں لکھ دی گئی ہے۔ جو رقوم پوری کی پوری وصول ہو چکی ہیں۔ ان پر (۴) کا نشان دیا گیا ہے (ناظر بیت المال)

میزان گذشتہ -/۱۳۷۷۲۰ روپے
ملک عبدالغنی صاحب سمبڑیال -/۲۰۰
میر عبدالجلیل صاحب شموکہ -/۳۰ ۴
جماعت احمدیہ بھڈیال -/۲۲
" عثمان آباد دکن -/۱۰۱ ۴
" برہمن بڑیہ بنگال -/۱۰۰
" خان پور ملکی ضلع مونگھیر -/۶/۷۰
امام خاں صاحب جنت خاتون صاحبہ حسن خاں صاحب مولوی احمد خاں صاحب قادیان -/۴۰ ۴
میاں بڈھے خاں صاحب رجوعہ ضلع گجرات -/۲۰ ۴
جماعت احمدیہ کوٹ فتح خاں -/۲۵ ۴
" " جھنڈواں -/۸/۲۲
پیر احمد صاحب سیکرٹری جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا -/۱۷۰ ۴
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب و بابو احمد جان صاحب معہ اہل و عیال قادیان -/۵۰ ۴
کیپٹن ڈاکٹر محمد جی صاحب قادیان -/۴۰ ۴
ملک برکت علی صاحب کنجاہ -/۴۶ ۴
عبدالحمید صاحب ڈیرہ دون -/۱/۱۸۹ ۴
قاری محمد امین صاحب معہ والدہ صاحبہ محلہ دار العلوم قادیان -/۳۰ ۴
محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز الہ آباد -/۱۳۰ ۴
راجہ فضل داد خاں صاحب چک ۸۸ جنوبی سرگودھا -/۲۵ ۴
احمد علی صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ -/۵۸ ۴
ایم۔ ایچ چودھری صاحب ایس۔ ڈی۔ او کوہاٹ -/۲۰ ۴
اہلیہ محمود الحسن صاحب بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب -/۵۰ ۴
ایس۔ ایم حسن صاحب آئی سی۔ ایس مدراس -/۵۰۰ ۴
عباس بن عبدالقادر صاحب قادیان -/۳۶ ۴
مرزا عنایت اللہ صاحب کھرڑ ضلع انبالہ -/۳/۲۹ ۴
جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ -/۸/۴۳
محمد ابراہیم صاحب بدعا گولیہ ضلع سیالکوٹ -/۳۹ ۴
محمد اسحاق صاحب لتعا پوری گنس کھنڈ گرکی -/۱۰۰
بابو ولی محمد صاحب سٹور کیپر کاٹھ گودام -/۵۰ ۴
چودھری عبدالکریم صاحب ہیڈ محرر میونسپل کمیٹی ڈیرہ -/۱/۳۳

نجم النساء بیگم صاحبہ پوری -/۲۰ ۴
مہر غلام احمد صاحب معرفت شیخ نیاز احمد صاحب قادیان -/۱۰۰ ۴
شیخ نیاز احمد صاحب معہ اہل و عیال دار الرحمت قادیان -/۲۰ ۴
محمد حسین صاحب مدار ضلع جالندھر -/۲۰ ۴
خواجہ محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جھجر ضلع رہتک -/۲۵ ۴
محمود احمد صاحب نیلا گنبد لاہور -/۵۰۰ ۴
عنایت اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر نابھہ -/۲۵ ۴
احمد شفیع صاحب جلیانوالی -/۵۰ ۴
مولوی محمد صاحب مدراس -/۱۵۰ ۴
مولوی عبدالسلام صاحب عمر قادیان -/۲۰ ۴
جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ضلع لائل پور -/۱۳۳
عبدالقیوم خاں صاحب کالا گوجراں ضلع جہلم -/۲۰ ۴
چودھری عبدالرشید صاحب مستونگ بلوچستان -/۲۰ ۴
ڈاکٹر کریم الدین صاحب میڈیکل افیسر برنالی ضلع گجرات -/۸/۲۷
عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب قادیان -/۱۰۰ ۴
جماعت احمدیہ ملوود ضلع لدھیانہ -/۲۰
جماعت احمدیہ ہربنس پور خانپور ڈاکخانہ سرہند -/۵/۳۶
محمد ابراہیم صاحب بمبراسی -/۴/۶۶ ۴
سید ذوالفقار علی صاحب جماعت احمدیہ رانچی -/۱۲۸
جماعت احمدیہ کھیوڑہ وپنڈ دادنخاں -/۴۰
شیر علی خاں صاحب دلائی ساہی مانکا گوڈا ضلع پوری -/۲۰
چودھری نور الدین صاحب بلدار چک ۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری یکصد روپیہ پہلے وصول ہوا تھا -/۵۰ ۴
جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ -/۵۹
" گوجر خاں -/۲۱۸
کرم الٰہی صاحب ۱۶/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۸/۵۶
عالم خاں صاحب محمد ابراہیم صاحب و احمد علی صاحب ۱۶/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۴۸
رانا محی الدین صاحب ۱۶/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۳۰ ۴
سید محمد احمد صاحب مڈل ایسٹ فورسز -/۱/۲۶ ۴
حوالدار کلرک چودھری ظہور احمد صاحب -/۵۵ ۴
صلاح الدین صاحب ۱۶/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۲۰ ۴
صوبیدار سعید احمد صاحب آئی اے۔ ایم سی ۳۰/۱ -/۵۰ ۴
جمعدار محمد حسین صاحب ۱۶/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۲۰ ۴
نائک محمد زمان صاحب و لیس نائک محمد یعقوب صاحب -/۲۰ ۴
کیپٹن شمیم احمد صاحب ۱۰/۱ اے۔ بی۔ پی۔ او -/۵۰ ۴

راجہ عبدالقدیر صاحب دار البرکات قادیان -/۵۰ ۴
محمد علی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۳۰/۱۱-۷ ضلع منٹگمری -/۸/۶۱ ۴
چودھری امام الدین صاحب جماعت احمدیہ مراد آباد -/۱۱۱
شیر محمد صاحب مجوکہ دفتر ضلع ملتان -/۱۰۰
فضل احمد صاحب و عبداللہ خاں صاحب بمبئی -/۴/۵۵ ۴
چودھری عمر الدین صاحب جماعت احمدیہ بنگہ -/۳۱ ۴
شیخ تاج الدین صاحب نادرن ایجنسی جنرل چیکنگ -/۱۵۰ ۴
چودھری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل قادیان -/۸۳ ۴
فرسٹ غلام رسول صاحب سی۔ ایم۔ ایف -/۲۵ ۴
شیخ نور محمد صاحب چینیہ وارڈہ -/۲۵ ۴
میکسم کمپنی قادیان بذریعہ قریشی افضال احمد صاحب قادیان -/۲۰ ۴
محمد افضل صاحب اسلامیہ پارک مزنگ لاہور -/۷/۹۲ ۴
مولوی محمد شریف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ از فلسطین -/۲/۴۳ ۴
اللہ دتا صاحب یونٹ اکونٹنٹ بنوں -/۲۵ ۴
ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب تانگا نیکا حال قادیان -/۱۰۰
بابو محمد کرامت اللہ صاحب منیجنگ ڈائرکٹر سٹار ہوزری قادیان -/۳۰۰

بیس روپے سے کم وعدوں کی میزان ۹/۶/۲۴۵۱

**میزان ۹/۱۱/۱,۴۶,۲۸۲**

## ملیریا

یہ ملیریا کا موسم ہے۔ اوراوگون السس کا بہترین علاج۔ آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ یک صد ٹکیہ کی قیمت دو روپے

**دی تھری برادرز قادیان**

## وہاں بھی وہ موجود تھے

### شاباش!

جنوبی اٹلی کے پہاڑوں میں ایک مشہور ہندوستانی رجمنٹ کی ایک بٹالین تین دن تک بغیر خوراک کے برف میں گھری رہی۔ پہاڑ کی چھوٹی ریل کا راستہ بالکل بند تھا۔ مگر پیچھے رسد کا ایک برطانوی کپتان بہر حال اوپر پہنچنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس نے خود ریل چلانا سیکھا۔ اور برطانوی جوانوں کی مدد سے جو برف کے بڑے بڑے تودوں کو پہاڑوں سے ہٹاتے اور برف سے جمی ہوئی پٹڑی پر ریت بچھاتے رہے۔ گھنٹوں برف باری کے طوفان کے خلاف زور آزمائی کرتا رہا۔ آخر کار جب یہ جوان گاڑی کو لے کر تھکے ہارے پہاڑی اسٹیشن پر پہنچے۔ تو انتظار کے مارے ہندوستانی جوانوں کے منہ سے بے اختیار "شاباش" کا نعرہ نکل گیا۔

برطانوی افسر نے اس ریل گاڑی کو خود چلا کر ہندوستانی بٹالین کو رسد پہنچانے کیلئے کئی اور پھیرے کئے۔ دوسرے دن وہ ان کے لئے ڈاک کے تھیلے لیکر پہنچا۔

ہندوستانی اور انگریز فتح کے لئے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے بھرتی افسر سے پوچھئے۔ کہ آپ کیا کر سکتے ہیں۔

14

## ضرورت ہے

دو ایسے کلرکوں کی جو انگریزی میں خط و کتابت کر سکتے ہوں۔ ٹائپ جانتے ہوں۔ اور حساب و کتاب رکھ سکتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام مینیجر

**بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

**وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں**

## سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام ہو رہا ہے

گذشتہ سال سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق کا پانچواں حصہ شائع ہو گیا تھا۔ اس سال مکتوبات احمدیہ جلد پنجم کا پانچواں حصہ شائع ہو چکا ہے۔ اور مستقل خریداران کو پہنچ چکا ہے۔ میں خاموشی کے ساتھ اپنی وسعت اور ہمت کے موافق اس کام کو کر رہا ہوں۔ میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ اس تالیف کے تین اہم حصے ہیں۔ (۱) سوانح حیات (۲) سیرۃ و شمائل (۳) مکتوبات۔ یہ کتاب صرف پانچ سو شائع ہو رہی ہے۔ اور اس میں سے بھی صرف تین سو کے قریب خریدار ہیں۔ یہ قابل افسوس امر ہے۔ میں نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے ایک سو ایسے مخلص احباب بالخصوص صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اس کے اساسی فنڈ میں کم از کم دس روپیہ خواہ بطور امداد یا بصورت خرید حصص سالقہ دے دیں۔ تاکہ کام رکے نہیں۔

میری اس درخواست پر سب سے اول حضرت سید احسن صاحب یادگیر اور حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی نے قیمتی امداد دی۔ اور انہی کی توجہ سے شمائل و اخلاق شائع ہوا۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل احباب شریک ہوئے۔

(۱) حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (۲) حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی (۳) حضرت منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ۵ دلم) مکرمی میر کلیم اللہ صاحب شموگہ ۲۵ (۵) مکرمی شیخ محمد شفیع لدھانوی (۶) مرزا اجمل بیگ صاحب اپنے باپ مغفور کی طرف سے (۷) مکرمی مرزا صفدر علی صاحب مرحوم کی طرف سے (۸) حضرت حافظ قدرت اللہ مرحوم کی طرف سے ڈاکٹر عبد المجید خاں صاحب (۹) مکرمی خان محمد اکرم خاں صاحب چارسدہ ۱۰ اسکے علاوہ اگر کسی صاحب نے ان کے علاوہ اس خصوص میں روپیہ بھیجا ہو۔ تو اطلاع دیں۔

بہرحال یہ کام ہو رہا ہے۔ اور میں اپنی استطاعت کے موافق مصروف ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف وہ لوگ اور علی الخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ فرمائیں۔ میرا کام صرف اس ضرورت کی اہمیت بتلا دینا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ابتدائی سالوں کی تقریروں میں اس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے۔

## مکتوبات احمدیہ جلد پنجم کا پانچواں نمبر شائع ہو چکا ہے

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ آپ کی دعاؤں کے آئینہ میں شمائل و اخلاق کے پانچویں نمبر کی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ جو احباب چاہیں۔ عہ فی جلد بھیج کر یا بذریعہ وی۔پی ذیل کے پتہ سے طلب کر لیں۔ یہ اشتہار بار بار شائع نہ ہوں گے۔ سوانح حیات سیرۃ و شمائل اور مکتوبات کے سلسلہ میں جو نمبر پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ وہ بھی طلب کئے جا سکتے ہیں

## کتاب التعارف

شیخ محمود احمد عرفانی نے کتاب التعارف کا (جو حالات صحابہ پر مشتمل ہے) اس کا بھی اعلان کیا تھا۔ اس کتاب کے نوٹ اور مسودات کا ایک حصہ محفوظ ہے۔ انشاء اللہ العزیز سیرت ام المومنین کی دوسری جلد کی اشاعت کے بعد اسکی طرف توجہ کی جاوے گی۔ اور مرحوم کی دوسری تالیفات کی اشاعت کا ایک مستقل انتظام بھی زیر نظر ہے۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار یعقوب علی عرفانی کبیر،
الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن

۲۰۲۰۰ ٹن پیتل کے برتن
اگست ۱۹۴۴ء میں ختم ہونے والی سہ ماہی کے لئے
پبلک کے واسطے مہیا کر دئے گئے ہیں

پیتل کی چادریں برابر مہیا ہوتی رہیں گی۔

منتخب کارخانے اور بیوپاری کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کریں گے

پیتل کے برتنوں کی قیمت گھٹانے کے لئے حکومت نے منتخب کارخانوں کو اگست ۱۹۴۴ء میں ختم ہونیوالی سہ ماہی کے لئے ۲۰۲۰۰ ٹن پیتل کی چادریں مہیا کر دی ہیں۔ ان کے برتن ڈھالے جا رہے ہیں جو منظور شدہ بیوپاریوں کے ذریعے فروخت ہوتے ہیں۔ کارخانے والے ہر برتن پر اس کی قیمت کا ٹھپہ لگائیں گے۔ قیمتیں برتن کی قسم کے مطابق ۲ روپے سے ۲ روپے ۳ روپے فی پونڈ تک ہوں گی۔

حکومت کی مہیا کردہ پیتل کی چادروں سے بنے ہوئے برتنوں کے علاوہ دوسرے تمام پیتل کے برتنوں کی انتہائی قیمت فروخت ۲ روپے ۹ آنے فی پونڈ مقرر کی گئی ہے۔

منظور شدہ بیوپاریوں کی فہرست گزٹ آف انڈیا کی خاص اشاعت مورخہ ۱۲ جون ۱۹۴۴ء میں شائع کی گئی ہے، جو "مینجر آف پبلیکیشنز، نئی دہلی" سے مل سکتی ہے۔ اگر کوئی دوکاندار کے ذریعے برتن پر چھپی ہوئی قیمت سے زیادہ دام مانگے تو بے جھجک اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع کیجئے۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

پیتل کے برتنوں کے مقررہ داموں سے زیادہ مت ادا کیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 1078

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰۰ جاپانیوں نے پالاؤ گروپ کے ایک چھوٹے سے جزیرے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جزیرے میں تھوڑی سی امریکن فوج تھی وہ جزیرہ سے نکل گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر چرچل نے جنرل ڈیگال سے بات چیت کرنے کی اثنا میں یہ اصول مان لیا ہے۔ کہ فرانس کو بھی جرمنی کا ایک علاقہ دیا جائے گا۔ جرمنی میں فرانس کی بھی وہی پوزیشن ہوگی جو دوسرے بڑے ملکوں کی ہوگی۔

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ آج اتحادی طیاروں نے جرمنی کے اہم اڈوں پر بمباری کی۔

بمبئی ۱۵ ارنومبر۔ بہت جلد ایک روپے کے نئے نوٹ بازار میں آ جائیں گے۔

بمبئی ۱۵ ارنومبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر بمبئی عازم دہلی ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ ارنومبر۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کے سی نیوگی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سپلائی ممبر دیوان بہادر راما سوامی مدالیار نے کہا کہ کوئلہ کی چودہ نئی کانیں کھولی گئی ہیں۔ جن کی اکثریت بہار اور بنگال کے علاقہ میں ہے۔

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ وزارت فضائیہ کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ "ٹرپٹز" غرق ہو گیا ہے۔ "ٹرپٹز" ایک بہت بڑا جرمن جنگی جہاز تھا۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ کل بمبار کمانڈ کے ۲۹ لنکاسٹر قسم کے طیاروں نے ونگ کمانڈر ٹیٹ اور سکواڈرن لیڈر اے جی ولیمز کی قیادت میں جرمن جہاز "ٹرپٹز" پر ۱۲ ہزار پونڈ وزنی بموں سے حملہ کیا۔ جہاز پر کئی بم سیدھے نشانہ پر بیٹھے اور چند ہی منٹ کے اندر جہاز اُلٹ کر ڈوب گیا۔ ہمارا ایک طیارہ غائب ہے۔

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ سمندر پار کی جرمن خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ذمہ دار جرمن حلقوں کے بیان کے مطابق ہٹلر بالکل تندرست ہے۔ رائٹر کا بیان ہے کہ اس بیان کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی کہ کچھ عرصہ سے ہٹلر کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ واضح ہو کہ گزشتہ بدھ کی رات کو نازی پارٹی کی سالگرہ کے موقعہ پر اس نے خود تقریر نہیں کی تھی بلکہ اس کا ایک پیغام پڑھ کر نشر کیا گیا تھا۔

لاہور ۱۵ ارنومبر۔ لاہور ہائیکورٹ میں چیف جسٹس اور جسٹس سر عبدالرحمان پر مشتمل ڈویژن بنچ نے خواجہ نذیر احمد سابق سپیشل آفیشل ریسیور۔ خان عبدالحلیم خان سابق سپرنٹنڈنٹ میانوالی جیل۔ اور خواجہ صاحب کے منشی مختار احمد کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ خواجہ صاحب کو مسٹر اے اے ولیمز سپیشل مجسٹریٹ نے جناب لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں ۱۲ ارمئی کو ۱۲ سال قید سخت اور ساٹھ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ فاضل ججوں نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ استغاثہ شہادت میں اپیل کنندگان کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ مسٹر جسٹس منرو کو بطور گواہ استغاثہ کے درپیش کرنے کے عذر پر چیف جسٹس نے فرمایا کہ سردار بہادر جاگ سنگھ کی دلیل اس سلسلے میں اس قدر بودی ہے جس قدر کہ مضحکہ خیز ہے۔ ان مقدمات کی تفتیش ۱۹۴۱ء سے ہو رہی تھی۔ اور ایک سپیشل سٹاف کام کر رہا تھا۔ ان مقدمات پر حکومت کا لاکھوں روپے کا خرچ بیان کیا جا رہا ہے

کپورتھلہ ۱۵ ارنومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ریاست کپورتھلہ کی طرف سے عنقریب جدید ترین انکم ٹیکس ایکٹ کا نفاذ ہونے والا ہے۔ اور ساتھ ہی ریاست کی طرف سے عدالتوں اور وکلاء کی رہنمائی کے لئے ریاست کے تمام قانون ایک کتابی شکل میں شائع ہوں گے۔ نیز مہاراجہ بہادر عنقریب اصلاحات کا نفاذ کرنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ ارنومبر۔ حکومت ہند نے مسلمانان ہند کی طرف سے تحفہ کے طور پر حجاز کو ۵۰۰ ٹن اناج بھیجنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کانڈی ۱۵ ارنومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دریائے چنڈوین کے مغربی کنارہ کے جاپانی اڈہ پر اتحادیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ چینی فوجیں پیش قدمی کرتی ہوئی بھامو سے دو میل فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ ایک اور دستہ مشرق سے بھامو کی طرف بڑھ رہا ہے جاپانیوں کی مزاحمت سخت ہو رہی ہے۔

لاہور ۱۵ ارنومبر۔ مقامی ریلوے ملازمین اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں جو رعائت سستے اناج کی صورت میں دی جا رہی ہے وہ نقدی کی صورت میں دی جائے اور گندم اور کھانڈ کا راشن کنٹرول قیمت سول راشننگ کے ماتحت ڈپوؤں سے ملے۔ اس مطالبہ کی بنا پر بیس ہزار ریلوے ملازمین نے پچھلے دو ہفتہ سے اپنا راشن نہیں لیا۔

لاہور ۱۵ ارنومبر۔ سونا ۰۔۸۔۶۵ پونڈ ۰۔۱۲۔۴ چاندی ۰۔۰۔۱۱۷

امرتسر ۱۵ ارنومبر۔ سونا حاضر ۰۔۸۔۶۵ پونڈ ۰۔۱۲۔۴ چاندی ۰۔۰۔۱۱۷

نئی دہلی ۱۵ ارنومبر۔ سر اے۔ ایچ غزنوی کے سوال کے جواب میں ٹرانسپورٹ ممبر نے کہا کہ ریلوے بورڈ نے سٹاف اور ریلوے پولیس کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں کہ مسافروں کو ریلوے ٹرینوں کی چھتوں پر چڑھنے نہ دے۔

کراچی ۱۵ ارنومبر۔ وزارت میں تبدیلیوں کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف جو حکم سندھ وزارت نے جاری کیا تھا۔ اسے عنقریب واپس لیا جانے والا ہے۔ یورپین وزیر نے صوبہ میں فرقہ وارانہ فضاء کو بحال رکھنے کے لئے حکم کی منسوخی کا مطالبہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۵ ارنومبر۔ ڈینبرز کے نزدیک تین بندرگاہوں پر قبضہ اور اتحادی مورچہ کے وسیع ہو جانے کی وجہ سے اس رقبہ میں جرمن پسپائی کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔ اتحادی فوجوں کی پیشقدمی بدستور جاری ہے۔

القرہ ۱۵ ارنومبر۔ تیل کے تنازعہ کے سلسلہ میں ایران کے وزیر اعظم سعید کی حکومت نے ۱۰ ارنومبر کو استعفیٰ دے دیا تھا۔ لیکن ابھی تک نئی حکومت نہیں بن سکی۔ مختلف پارٹیاں اس امر پر آمادہ ہیں۔ کہ روس کو تیل کے سلسلہ میں عارضی مراعات دے دی جائیں۔ لیکن ایران کو یہ حق ہوگا۔ کہ وہ جب چاہے۔ ان مراعات کی تنسیخ کے لئے اعلان کر دے۔

پیرس ۱۵ ارنومبر۔ جرمنی کے ساتھ تعاون کرنے والے ایک اخبار "نیوز ویچس" کے منیجر کو آج پیرس کی عدالت سے دس سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

الہ آباد ۱۵ ارنومبر۔ نظام حیدر آباد نے انڈین ہسٹری کانگرس کو مغلیہ عہد کی تاریخ کی اشاعت کے لئے پچیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

بمبئی ۱۵ ارنومبر۔ بلجیم کے کونسل جنرل مقیم بمبئی نے آج یہاں شاہ بلجیم کی ۴۶ ویں سالگرہ کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج سارا بلجیم آزاد ہے۔ لیکن اُس کے بادشاہ اور چار شہزادوں کو جرمنوں نے قید کر رکھا ہے۔ بلجیم کی خوشی تبھی مکمل ہوگی۔ جب ان کا بادشاہ اور شہزادے واپس مل جاویں گے۔

ناگپور ۱۵ ارنومبر۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر کلاڈ آکنلک نے جو سی۔ پی کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ آج مقامی جرنلسٹوں سے ملاقات کی۔ آپ نے اخبارات اور فوج میں تعاون پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ پریس جنگ جیتنے میں بھاری مدد دے سکتا ہے۔

کلکتہ ۱۵ ارنومبر۔ باٹا شو کمپنی کے مسٹر جے کودک نے روٹری کلب کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان میں ہر سال اسی کروڑ جوتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بنتے صرف ۸ کروڑ ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ ارنومبر۔ مغربی لیٹے میں آرموک کے علاقہ میں اگرچہ جاپانی بچاؤ کے تمام مورچوں پر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ جلد ہی ایسا کریں گے۔ جنوب کی طرف جاپانی امریکنوں کا زبردست مقابلہ کر رہے ہیں اور ان پر پریشان کن حملے کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۵ ارنومبر۔ ڈاکٹر بی سی رائے نے ایک بیان میں فرمایا کہ کلکتہ میں اب لاکھوں اشخاص ملیریا میں مبتلا ہیں۔ اور کئی گھرانے ایسے ہیں جہاں ایک دوسرے کو پانی دینے والا کوئی نہیں۔

لاہور ۱۵ ارنومبر۔ لارنس گارڈن کی منٹگمری ہال اور باغ باشندگان لاہور کے مفاد کے لئے لگانے کی تجویز ہے۔ یہ باغات فیروزپور روڈ اور جیل روڈ کے درمیان اور باغبانپورہ اور شالا

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اُن کو شروع سے ہی یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا

قیمت مکمل کورس ـــ ۱۶ روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah